# اولاد کی اچھی تربیت، وقت کا اہم تقاضا

محمد عبدالماجد قادری، حیدرآبادی

اللہ کا بے پناہ شکر واحسان ہے کہ اس نے انسانوں کو طرح طرح کی نعمتوں سے نوازا۔ اس دنیا میں راحت وسکون کے اسباب پیدا فرمائے۔ انھیں نعمتوں میں سے ایک بڑی نعمت اور سبب راحت نیک اولاد ہیں۔ جو والدین کے لیے سکون وقرار کا باعث اور آنکھوں کی ٹھنڈک کا سبب ہوتے ہیں مگر یہ سب اسی وقت ممکن ہے جب ان کی بہتر تعلیم اور اچھی تربیت کا اہتمام کیا جائے۔ انھیں اچھے اخلاق کا خوگر بنایا جائے۔ ورنہ یہ اولاد آنکھوں کی ٹھنڈک اور گھر کی زینت بننے کے بجائے دنیا میں وبال جان اور آخرت میں ہلاکت کا سبب ہوں گے۔ دنیا کے تمام مذاہب میں تربیت اولاد کو ایک اہم مقام حاصل ہے۔ خود مذہب اسلام میں اس کی نمایاں شان ہے کہ قرآن کریم حضرت لقمان کی نصیحت وتربیت اولاد کے قیمتی جواہر اپنے دامن میں محفوظ کیے ہوئے ہیں۔ سورہ لقمان کی آیت نمبر ۱۳ تا ۱۹ سے ماخوذ قیمتی نصیحتیں ملاحظہ ہوں:

(۱) رب کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو۔ (۲) والدین کے ساتھ ادب سے پیش آؤ۔ (۳) ان کے ساتھ حسن سلوک کرو۔ (۴) والدین کی فرماں برداری کرو۔ (۵) اللہ کی زمین پر اکڑ کر نہ چلو کیوں کہ اللہ رب العزت تکبر کرنے والوں کو پسند نہیں فرماتا۔ (۶) نماز قائم کرو۔ (۷) لوگوں کو بھلائی کا حکم دو اور برائی سے روکو۔ (۸) کوئی مصیبت آجائے تو صبر کرو۔ (۹) اپنی رفتار میانہ روی رکھو اور چیخ چلا کر نہ بولا کرو۔ (۱۰) اپنی آواز پست رکھو، کیوں کہ بدترین آواز گدھے کی آواز ہے۔

سورہ تحریم کی آیت نمبر ۶ میں ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”اے ایمان والو! اپنی جانوں اور اپنے گھر والوں کو آگ سے بچاؤ، جس کے ایندھن آدمی اور پتھر ہیں“۔ (کنزالایمان)

جب آقا کریم ﷺ نے صحابہ کرام کے سامنے اس آیت کریمہ کی تلاوت فرمائی تو صحابہ کرام عرض گزار ہوئے کہ یارسول اللہ ﷺ! ہم اپنے اہل وعیال کو آتش جہنم سے کس طرح بچا سکتے ہیں؟ تو آقا نے ارشاد فرمایا: ”تم اپنے اہل وعیال کو ان چیزوں کا حکم دو جو اللہ تعالیٰ کو محبوب ہیں اور ان چیزوں سے روکو جو اللہ کو ناپسند ہیں“۔ (الدر المنثور للسیوطی)۔ اس عنوان کے تحت چند احادیث شریفہ ملاحظہ ہوں: (۱) حضرت جابر بن سمرہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”کوئی شخص اپنی اولاد کو ادب دے، وہ اس کے لیے ایک صاع صدقہ کرنے سے بہتر ہے“۔ (ترمذی)

(۲) حضرت انس رضی اللہ عنہ نے روایت کی کہ آقا کریم ﷺ نے فرمایا: ”اپنی اولاد کا اکرام کرو اور انھیں اچھے آداب سکھاؤ“۔ (ابن ماجہ)

(۳) حضرت عمرو بن سعید بن عاص رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”والد کا اپنی اولاد کے لیے اس سے بڑھ کر کوئی عطیہ نہیں کہ اسے اچھے آداب سکھائے“۔ (مستدرک للحاکم)

(۴) امام ترمذی نے ایوب بن موسیٰ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول پاک ﷺ نے فرمایا: ”باپ کا اولاد کے لیے کوئی عطیہ ادب حسن سے بہتر نہیں“۔ (ترمذی)

(۵) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما روایت کرتے ہیں کہ آقا کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”جو شخص تین لڑکیوں یا اتنی ہی بہنوں کی پرورش کرے، ان کو ادب سکھائے، ان پر مہربانی کرے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ انھیں بے نیاز کردے (یعنی اب ان کو ضرورت باقی نہ رہے) اللہ تعالیٰ ان کے لیے جنت واجب کردے گا“۔ (شرح السنۃ)۔ مذکورہ قرآنی آیات اور احادیث کریمہ کی روشنی میں والدین پر ضروری ہوجاتا ہے کہ وہ اپنی اولاد کی تعلیم وتربیت کا بہتر انتظام کریں۔ انھیں نیک بنانے کی بھرپور کوشش کریں۔ اس مقصد کے حصول کے لیے اس کی تربیت گاہ کو دینی فضا میں تبدیل کریں۔ اب ہم ذیل میں چند بنیادی اصول کا تذکرہ کرتے ہیں اور اللہ کے فضل سے یہ امید کرتے ہیں کہ اگر ان اصول کی روشنی میں ہم اپنے اولاد کی تربیت کا اہتمام کریں تو یقیناً وہ سکون وقرار کا سبب اور آنکھوں کی ٹھنڈک کا باعث ہوں گے۔

تربیت اولاد کے چند بنیادی اصول: (۱) گھر کا ماحول دینی بنائیں کہ بچوں پر ماحول کا بہت اثر پڑتا ہے۔ اگر ابتدا ہی سے اولاد دینی ماحول میں پروان چڑھے گی تو یہ اس کے لیے تابناک مستقبل کی دلیل ہوگی۔ (۲) اولاد جب بولنا شروع کردے تو اس کو لفظ اللہ اور کلمہ طیبہ سکھائیں۔ (۳) اچھوں کی صحبت میں بٹھائیں اور بروں کی صحبت سے دور رکھیں۔ (۴) جب چار یا پانچ سال کی عمر کو پہنچ جائے تو اسے یہ بتایا جائے کہ اللہ ورسول کے متعلق اس کا عقیدہ کیسا ہونا چاہیے اور چند بنیادی عقائد کی وضاحت کرکے اسے یاد بھی کرایا جائے۔ (۵) آقا کریم ﷺ، صحابہ کرام، تابعین عظام، اولیائے کرام اور محبوب بندے، بندیوں کے اچھے اخلاق اور بہتر صفات کا تذکرہ ان کے سامنے بار بار کیا جائے اور ان کی سیرت طیبہ بھی بیان کیا جائے تاکہ بچپن ہی سے ان کے دل میں ان کی عظمت بس جائے اور انھیں اپنا آئیڈیل بنانے کی کوشش کرے۔ (۶) انھیں ارکان اسلام کے بارے میں بتائیں۔ (۷) نماز کا عادی بنائیں۔

نبی کریم ﷺ کا ارشاد پاک ہے: ”جب تمہارے بچے سات سال کے ہوجائیں تو انھیں نماز کا پابند بناؤ اور جب دس سال کے ہوجائیں اور نہ پڑھیں تو انھیں سزا دو“۔

(۸) درود پاک، تلاوت قرآن کریم، سماعت قرآن عظیم اور نعت گوئی کا عادی بنائیں۔ (۹) اخلاق حسنہ کا پیکر بنائیں، برے اخلاق مثلاً: جھوٹ، چغلی، غیبت، بغض وحسد اور گالی گلوج سے دور رہنے کی تاکید کریں اور اس کی مذمت میں جو قرآنی آیات و احادیث شریفہ وارد ہیں انھیں سنائیں اور عذاب الٰہی کا خوف دلائیں۔ (۱۰) دینی تعلیم دلائیں، دینی اور اصلاحی محافل میں ساتھ لے جائیں۔ (۱۱) بعد بلوغت جلد ہی ان کی شادی کرائیں۔

تربیت اولاد کے حوالے سے اکثر والدین یہ سوچتے ہیں کہ بچے ابھی تو چھوٹے ہیں۔ جب تھوڑے بڑے ہوجائیں گے تب ان کی تربیت شروع کی جائے گی۔ ایسے والدین بچے کے حق میں بہتر نہیں ہوتے۔ ایسوں کو چاہیے کہ بچپن ہی سے ان کی تربیت کا اہتمام کریں۔ بارگاہ رب ذوالجلال میں دعا ہے کہ مولیٰ ہمیں اپنی اولاد کی صحیح تعلیم وتربیت کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور ان کے مکمل حقوق کی ادائیگی کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین